بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۵ اخاء ۱۳۴۴ ہش ۹ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ ۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۲۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ اکتوبر ۱۹۶۵ء بوقت ½ ۸ بجے صبح

پرسوں حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ اور کل شام کے وقت ضعف کی شکایت ہوگئی۔ رات بھی بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

—● محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے آنکھ کا اپریشن کروایا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور مکمل طور پر بینائی کے عود کر آنے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

—● مکرم ملک احسان اللہ صاحب مبلغ تنزانیا دمشرقی افریقہ کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلا بچہ پیدا ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اکرام اللہ مجیب نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی کا نواسہ اور مکرم ملک خدا بخش صاحب مرحوم آف لاہور کا پوتا ہے۔ دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور خادم دین بنائے آمین

(وکالت تبشیر)

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال ہمارے سالانہ جلسہ کا انعقاد ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء بروز اتوار، سوموار، منگل ہونا قرار پایا ہے۔

احباب ابھی سے جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری کریں۔

مفصل پروگرام جلسہ سالانہ پھر شائع کیا جائے گا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابہ کرامؓ نے اپنے خون سے چمنِ اسلام کی آبیاری کی

ایسی عظیم الشان قربانیوں کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملتی

(۱) "صحابہؓ نے کیا کیا؟ جس طرح پر انہوں نے خدا تعالےٰ کے جلال کے اظہار کو دیکھا اسی طریق کو انہوں نے اختیار کرلیا۔ یہاں تک کہ اس کی راہ میں جانیں دے دیں۔ وہ جانتے تھے کہ بیویاں بیوہ ہونگی۔ بچے یتیم ہوجائیں گے۔ لوگ ہنسی کریں گے۔ مگر انہوں نے اس امر کی ذرا پروا نہ کی۔ انہوں نے سب کچھ گوارا کیا مگر اس ایمان کے اظہار سے نہ رکے۔ جو وہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر لائے تھے۔ حقیقت میں ان کا ایمان بڑا قوی تھا۔ اس کی نظیر نہیں ملتی۔" (ملفوظات جلد چہارم ص۱۰۳)

(۲) "صحابہؓ کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھو۔ دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالےٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہوگئے۔ ابتداء میں مخالف ہنسی کرتے تھے کہ باہر آزادی سے نکل نہیں سکتے۔ اور بادشاہی کے دعوے کرتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گم ہوکر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصہ میں نہ آیا تھا۔ وہ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے اور ان ہی کی اطاعت اور پیروی میں دن رات کوشاں تھے۔ اُن لوگوں کی پیروی کسی رسم ورواج تک میں بھی نہ کرتے تھے جن کو کفار کہتے تھے۔ جب تک اسلام اس حالت میں رہا وہ زمانہ اقبال اور عروج کا رہا۔ اس میں سِریہ تھا ؂

خدا داری چہ غم داری

مسلمانوں کی فتوحات اور کامیابیوں کی کلید بھی ایمان تھا۔ صلاح الدین کے مقابلہ پر کس قدر ہجوم ہوا تھا لیکن آخر اس پر کوئی قابو نہ پاسکا۔" (ملفوظات جلد دوم ص۱۵۷)

(۳) "حقیقت اور سچ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اعلیٰ درجہ کی روحانی قوت اور تاثیر کے ساتھ بھیجا تھا۔ اس کا اثر ہر زمانہ میں پایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو خدمت اسلام کی کی ہے اور جس طرح پر انہوں نے اپنے خون سے اس باغ کی آبپاشی کی ہے اس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملے گی ان کی خدمات اسلام کے لئے نہایت ہی قابلِ قدر اور اعلیٰ درجہ کی ہیں۔" (ملفوظات جلد ششم ص۳۸)

مسعود احمد جہلمی پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء

بھارت کی موجودہ حکومت مذہبی تعصب کی شکار ہے

بھارت نے آزادی کے بعد جو دستور بنایا وہ بظاہر جمہوری اصولوں کے مطابق بنایا گیا ہے۔ مگر جیسے کہ کہتے ہیں ہاتھی کے دانت دکھانے کو اور اور کھانے کو اور یہ دستور صرف دنیا کو فریب دینے کے لئے ہے۔ حقیقی دستور جس پر بھارت کے جاتی پرست لیڈر عمل کر رہے ہیں۔ وہ منو شاستر ہے۔ اور اگرچہ مسٹر نہرو آنجہانی نے تو کسی نہ کسی طرح اس فریب کو کمال فن کاری سے دنیا کی نظر سے چھپائے رکھا۔ مگر مسٹر شاستری نے تو منو شاستر کے دستور پر اس طرح عمل کیا ہے کہ تمام دنیا کو ہاتھی کے کھانے کے دانت نظر آگئے ہیں۔ چنانچہ پاکستان پر بغیر اعلان جنگ کے کئی محاذوں سے حملہ کر دینا عین منوسمرتی کی تعلیم کے مطابق ہے جس سے واضح ہوگیا ہے کہ بھارت شروع ہی سے جمہوریت کی چادر اوڑھے ہندوازم یا منوازم کی لائنوں پر رواں دواں ہے۔

منوسمرتی کی تعلیم ہندوؤں میں اتنی رچ رچ گئی ہوئی ہے۔ کہ اب اس کو تبدیل کرنا خود ہندوؤں سے بھی مشکل ہوگیا ہے۔ اس تعلیم کی نمایاں خصوصیات میں سے ورن آشرم ہے۔ منو نے ہندو معاشرہ کو چار ورنوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور اس کی بنیاد نسل پر رکھی ہے۔ ہندو فاشزم نے برہمن کو سب سے اونچا درجہ دیا ہے۔ کیونکہ وہ برہما کے منہ سے نکلا ہے کشتری بازوؤں سے۔ ویش پیٹ سے اور شودر پاؤں سے۔ پہلی تین اونچی جاتیاں کہلاتی ہیں۔ اگرچہ ان میں بھی باہم درجہ بندی ہے۔ شودر سب سے نیچ جاتی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ جاتی ورن آشرم کا حصہ ہی نہیں۔ جو قومیں پہلی تین جاتیوں میں نہیں آتیں وہ سب کی سب شودر ہیں چنانچہ تمام بدھ مت کے پیرو، تمام جین مت کے پیرو۔ سکھ اور مسلمان یہ تمام کے تمام ورن آشرم سے باہر ہیں۔ اور شودروں میں شمار ہوتے ہیں۔ گویا منوسمرتی کے نزدیک سکھ بھی نیچ ہیں۔ مسلمان بھی نیچ ہیں۔ جینی بھی نیچ ہیں اور بودھی بھی نیچ ہیں۔ اونچ جاتیوں کے اوصاف مقرر ہیں۔ برہمن تمام حقوق رکھتا ہے لیکن وہ خاص طور پر مذہبی پروہت سمجھا جاتا ہے برہمن نے ایک نہایت پیچیدہ اور وسیع گورکھ دھندا رسومات کا تیار کر رکھا ہے۔ اور خود اس کا محافظ بنا ہوا ہے۔ صرف وہی وید منتر رسومات میں گنگنا سکتا ہے۔ پنڈت نے ایک ہندو کی زندگی کو پیدائش سے لے کر اپنی ایجاد کردہ رسومات کے جال میں اس طرح جکڑا ہوا ہے کہ اس سے چھٹکارا محال ہے۔ اس نے اپنی حفاظت کے لئے کشتریوں کو قوم کا سپاہی اور اپنے حلوے مانڈے کے لئے ویش کو تجارت وغیرہ کی کچھ رعائتیں دے رکھی ہیں۔ اور یہ لوگ اسی پر خوش ہیں کہ منو نے ان کو اونچ جاتی قرار دیا ہے۔ ہندوؤں میں صرف اونچ جاتی ہی قدم رکھ سکتے ہیں۔ باقی تمام قسم کے عوام جو شودروں کی تعریف میں آتے ہیں۔ کوئی مذہبی آزادی نہیں رکھتے۔ ان کو بلا وجہ قتل کیا جاسکتا ہے۔ وید کے منتر ان کے کانوں سے پاک رکھے جاتے ہیں۔ اور اس کی پابندی یہاں تک کی جاتی ہے کہ اگر بھولے سے کوئی شودر وید منتر سن لے۔ تو منو جی کا حکم ہے کہ اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے۔

آج بھی ہندوستان کی حکومت کی باگ ڈور فی الحقیقت تمام کی تمام اونچ جاتیوں کے ہاتھ میں ہے۔ حکومت کے بعض عہدوں پر اگر سکھوں، مسلمانوں اور جینیوں یا شودروں کو مقرر کیا جاتا ہے۔ تو وہ اس طرح کہ ان کی نگرانی اونچ جاتی کرتے ہیں۔ اونچ جاتی کی حفاظت کے لئے ہر قسم کا وحشیانہ طریق اختیار کرنا جائز ہے۔ غیر جاتیوں کو جو عہدے دیئے گئے ہیں۔ وہ محض یہ دکھانے کے لئے ہیں کہ ہندوستان کا دستور واقعی جمہوری ہے۔ اور جمہوری اصول پر عمل کرتا ہے۔ مگر اس پردہ کے پیچھے بدترین قسم کا ہندو فاشزم کا درندہ بیٹھا ہوا ہے جو ہر وقت غیر جاتیوں کو چیرنے پھاڑنے کے لئے دانت اور پنجے تیار رکھتا ہے۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ ہندوستان میں اعلیٰ انسانیت کے اوصاف رکھنے والے رشی اور مہاتما پیدا نہیں ہوتے۔ ہوئے ہیں مگر وہ سب کے سب ایسے ہوئے ہیں جو اس ہندو معاشرہ کے باغی تھے۔ یہ بھی درست ہے کہ خود ہندوؤں کے آباؤ اجداد بھی سراسر انسانیت سے عاری نہ تھے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں بھی اعلیٰ کیریکٹر کے رشی منی پیدا ہوتے رہے ہیں مگر وہ بھی ہندو معاشرہ کے جو وہ رنگ تار صورت اختیار کرتا رہا ہے۔ اصلاح کے لئے اٹھتے رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر کشتری ہوتے رہے ہیں۔ جو برہمنوں کے غیر محدود اختیارات اور معاشرہ پر چھا جانے کے رجحانات کے شاکی رہے ہیں۔ ان میں سے گوتم بدھ کا مقام شاید سب سے بلند ہے۔ حضرت گوتم علیہ السلام دراصل ہندو فاشی معاشرہ کے سب سے بڑے باغی تھے آپ نے ذات پات کا طلسم توڑنے کے لئے معجزانہ کام کیا تھا۔ آپ کشتری خاندان سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ حضرت کرشن علیہ السلام نے بھی اونچ اور نیچ جاتی کا امتیاز مٹانے کے لئے پورا پورا زور لگایا ہے۔

مہابھارت کی جنگ کے آپ ہیرو سمجھے جاتے ہیں۔ کورو اور پانڈو دونوں آپ کے معتقدین میں سے تھے۔ مگر کورو ہندو فاشزم کے نمائندہ تھے۔ وہ جات پات کے سختی سے پابند تھے۔ شودر کا سایہ بھی برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ مگر پانڈو آپ کے عقیدت مندوں میں سے ایسے تھے۔ جو آپ کی تحریک کے حامی تھے۔ اس لئے آپ نے جنگ میں انہیں کا ساتھ دیا تھا۔ کوروؤں کا نمائندہ دریودھن تھا۔ جو مکاری ظلم و ستم اور بے اصولی کا مظہر تھا۔ اس نے پانڈوں کی میراث دغا بازی فریب اور جوئے کے ذریعہ ہتھیالی تھی۔ اور ان پر طرح طرح کی پابندیاں لگا رکھی تھیں۔ یہاں تک کہ دریودھن نے انہیں آتشگیر مادہ سے بنے ہوئے مکان میں جلا دینے کی بھی ناکام کوشش کی تھی۔ اگرچہ مہابھارت میں فتح پانڈوؤں کی ہوئی تھی۔ مگر فتح کے بعد وہ لوگ شہری زندگی ترک کر کے دنیا سے الگ ہوگئے تھے۔ اس لئے براہمن نے ہندوستان کے باشندوں کو از سر نو اپنے دام میں گرفتار کرلیا۔ اور آخر انہوں نے اپنی ایجاد کردہ دوسروں کو اپنا غلام بنانے والی رسومات کو منوسمرتی کی شکل میں دوامی بنا دیا۔ رشیوں کی انسانیت پر مبنی تعلیمات محض اس درندگی اور بھیڑیا پن کا پردہ بن گئیں۔ جو برہمن نے اپنے مفاد کے لئے ہندوؤں میں صدیوں سے نفوذ کیا تھا۔ یہ تو نہیں کہ تمام ہندو جو برہمنزم کے جال میں گرفتار ہیں نیکی سے عاری ہیں اسلام کی وجہ سے ان میں بہت سے صحیح لائنوں پر بھی سوچنے لگے ہیں۔ مگر منوسمرتی کا اثر بھی بڑی گہرائی میں ان کی فطرت میں رچ چکا ہوا ہے۔ پھر صدیوں کی غلامی نے ان کو الا ماشاء اللہ منافقت کا پیکر بنا دیا ہوا ہے۔ انگریزی عہد نے ان میں ہندو نیشنلزم کے جذبات ابھار دیئے ہیں۔ مغربی میکیا ویلی سیاست نے چانکیہ کے فلسفہ سیاست کو جنم دیا ہے اور سامراج کی ہوس از سر نو بیدار ہوگئی ہے۔ ہندو مہا سبھا جن سنگ وغیرہ فاشی قسم کی تنظیمیں معرض وجود میں آگئی ہیں جو کھل کر سامراج کی حمایت میں کھڑی ہوئی ہیں۔ ان تحریکوں کے باہمی اختلافات کے باوجود ان میں ایک قسم کا اتحاد ہے۔ جو غیر ہندوؤں کو یا تو مٹا دینا چاہتی ہیں اور یا اونچ جاتیاں ان کو ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنائے رکھنا چاہتی ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہر قسم کی مکاری چالبازی اور درندگی کو جائز قرار دیتی ہیں۔ اور اگر مغربی غلبہ دنیا پر نہ ہوتا۔ تو وہ جمہوریت کا باریک پردہ بھی اٹھا دیتیں۔ مگر فی زمانہ جمہوریت کو ہندو محض ایک کاری ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ یہ صورت کانگرسی ہندوؤں نے اختیار کر رکھی ہے۔ ہندوستان میں کانگرسی حکومت گویا ہندوؤں کی فاشی تحریکوں کی محافظ ہیں۔ کشمیر کو ہضم کرنے کے لئے بھارت نے چانکیہ اور میکیا ویلی کی تمام مکاری اور فاشزم کی تمام جبر و استبداد اور منوسمرتی کی تمام انسانیت دشمن اور سفاکی ہتھیار استعمال کئے ہیں۔ وہ خلاف ورزی جو مکاری کی بدترین قسم سمجھی جاتی ہے اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ آج تمام دنیا بھارت کے موقف اور اس کے کردار پر مخالفانہ نکتہ چینی کر رہی ہے۔ مگر بھارت اس کو شیر مادر سمجھ رہا ہے اور دنیا کی رائے عامہ کی کوئی پرواہ نہیں کر رہا۔ بعض اخبارات نے تو یہاں تک بھی کہا ہے کہ بھارت کی مکاری سے دنیا سیر ہو چکی ہے مگر بھارت ہے کہ اسی ڈگر پر چل رہا ہے۔

آخر میں ہم اقوام کی توجہ بھی بھارت کے عزائم اور ان عزائم کی تہ میں جو فاشزم کام کر رہا ہے دلاتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ موجودہ حادثے میں اس نے جو کردار دکھایا ہے وہ ان اقوام کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے کہ اگر انہوں نے اس اژدہا کی فطرت بدلے بغیر اس طرح پرورش کی تو یہ اژدہا دنیا کے امن کو کئی آنے والی صدیوں تک تباہ و برباد کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ ڈر ہے کہ کہیں اشتراکی خطرے کا استیصال کرتے کرتے وہ دنیا کے لئے اس سے بھی کہیں عظیم

قبولیتِ دُعا کے گُر

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۴)

درستی اعمال کی حقیقت

پہلے خطبہ میں میں نے دُعا کے قبول ہونے کے لئے جو دعائیں بتائی تھیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ انسان اپنے اعمال میں پاکیزگی پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کے ہر ایک حکم کو بجالائے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جس سے انسان خوش ہوتا ہے اسی کو انعام دیتا ہے۔ اسی طرح جس پر خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے اسی پر انعام کرتا ہے۔ اس طریق کو سُنکر بعض لوگ کہہ دیں گے کہ یہ تو ایک بڑی بات ہے ہمیں پہلے اپنے اعمال کی درستی کے لئے ہی دعا کی ضرورت ہے کیونکہ دعا تو تب قبول ہو گی جبکہ اعمال درست ہونگے اور اعمال اس وقت تک درست نہیں ہوسکتے جب تک کہ خدا تعالیٰ ہماری دستگیری نہ کرے اس لئے کوئی ایسی باتیں بتاؤ جس پر عمل کرنے سے ہمارے جیسے کمزور ایمان والے انسانوں کی دعائیں بھی قبولیت کا شرف حاصل کرسکیں کیونکہ ہم کو بہ نسبت دوسروں کے بہت زیادہ ضرورت ہے تاکہ ہمارے اعمال دعا کے ذریعہ درست اور مضبوط ہوں اور کامل ایمان حاصل کرنیکی توفیق ملے اس کے لئے اب میں چند ایسی باتیں بیان کرتا ہوں جن کو ہر ابتدائی حالت والا انسان عمل میں لاسکتا ہے۔ اور گو وہ معمولی نظر آتی ہیں لیکن درحقیقت بہت بڑی ہیں اور ان سے بڑے بڑے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

تیسرا طریق

دعا کرنے کا تیسرا طریق یہ ہے کہ ہم انسانوں میں دیکھتے ہیں کہ ان کے جو پیارے ہوتے ہیں ان سے جو سلوک کرتا ہے وہ بھی ان کی نظروں میں پیارا معلوم دینے لگ جاتا ہے مثلاً اگر کوئی ایک بچہ کو ہلاکت سے بچائے تو اس بچہ کے ماں باپ اس کے شکر گزار ہوں گے اور اسے یہ نہیں کہیں گے کہ تو نے بچہ کو بچایا ہے تو ہم تیرے کیوں مشکور ہوں تو یہ محبت کا تقاضا ہے کہ جو چیز کسی کی محبوب ہوتی ہے جب اس کو کوئی فائدہ پہنچائے یا اسکی نسبت کوئی اچھی بات کہے تو محب کے دل میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی گُر دعا میں بھی انسان استعمال کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے بہت زیادہ محبت انسانوں سے ہوتی ہے جو بندوں کو بندوں سے ہوتی ہے کیوں؟ اس لئے کہ محبت کی بنیاد تعلق پر ہوتی ہے۔ چونکہ بندوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ابتداء کے لحاظ سے بھی اور انتہاء کے لحاظ سے بھی عارضی تعلق ہوتا ہے اس لئے ان کی محبت خواہ کتنی ہی زیادہ ہو پھر بھی خدا کی محبت کا مقابلہ نہیں کرسکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کی محبت دائمی اور ہمیشہ کے لئے ہے۔ ایک جنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے۔ کفار کو شکست ہوچکی تھی۔ صحابہ رضؓ قیدیوں کا مال اسباب وغیرہ جمع کر رہے تھے۔ یکدم ہکڑ شروع تھی کہ ایک عورت بھاگی بھاگی پھرتی نظر آئی اور جس بچّہ کو دیکھتی اُسے پیار کرتی اور پھر دیوانہ وار آگے چل پڑتی۔ اسی طرح چلتے چلتے اسے بچہ مل گیا جسے اسنے پکڑ کر چھاتی سے لگا لیا اور آرام سے بیٹھ گئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضؓ کو مخاطب کرکے فرمایا کیا تم نے اس عورت کو دیکھا ہے کہ اپنے بچہ کی محبت سے کس قدر بیتاب ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے اس سے بھی زیادہ محبت و پیار ہے تو خدا تعالیٰ کی محبت انسانوں کی محبت سے بہت زیادہ ہے۔ پس جس طرح اگر کوئی کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو اس کے محب کے دل میں اسکی محبت اور الفت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کے بندوں پر اگر کوئی احسان۔ مروت اور رحم کرے۔ تو اللہ تعالےٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے تو دعاؤں کی قبولیت کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہو اور اس کے لئے دعا کرنی ہو تو اس وقت کسی ایسے انسان کے جو کسی قسم کے دُکھ اور تکلیف میں ہو۔ آزار کو دور کیا جائے یا دور کرنیکی کوشش کی جائے۔ جب کوئی شخص خدا تعالےٰ کے کسی بندے سے ایسا سلوک کرے گا تو اس کی وجہ سے خدا تعالیٰ اس کے دُکھ اور مشکل کو دور کر دے گا۔ کیونکہ اسنے اسکے ایک بندے کا دُکھ دور کیا تھا۔ یہ بہت اعلیٰ طریق ہے کہ دعا کرنے سے پہلے کوئی ایسا شخص تلاش کرنا چاہیئے جو کسی مصیبت اور تکلیف میں ہو خواہ وہ تکلیف جانی ہو یا مالی عزت کی ہو یا آبرو کی کسی قسم کی ہو۔ تم کوشش کرو کہ دور ہو جائے آگے دور ہو یا نہ ہو اسکے تم ذمہ دار نہیں ہو تم اپنی ہمّت اور کوشش کے مطابق زور لگا دو اس کے بعد خدا تعالےٰ کے حضور جاؤ اور جا کر اپنے مدعا کے لئے دعا کرو۔ اس طریق سے دعا بہت جلد قبول ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ کے کسی بندے کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے جس قدر توجہ کرو گے خدا تم تمہاری تکلیف دور کرنے کے لئے اس سے بہت زیادہ توجہ فرمائیگا اور کیا سمجھتے ہو خدا تم کی توجہ بھی بے نتیجہ ہوسکتی ہے ہرگز نہیں ممکن ہے تم جس انسان کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ اس میں تمہیں کامیابی نہ ہو کیونکہ تم بندے ہو اور کسی بندے کے اختیار میں نہیں کہ جو کچھ کرنا ہے اس میں کامیاب بھی ہو جائے لیکن خدا تعالےٰ کی وہ ذات ہے کہ وہ جس بات کو کرنا چاہے وہ ضرور ہی ہو جاتی ہے اس لئے تم کبھی یہ خیال مت کرو کہ تمہاری کوشش کامیاب نہیں اس لئے خدا تعالےٰ بھی تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا کیونکہ جب خدا تعالیٰ تمہارا کام کرنے کے لئے ارادہ کرے گا تو وہ ضرور ہو جائیگا وہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے اور جس طرح چاہتا ہے ان سے کام لیتا ہے۔ پس تم اس طریق کو ضرور استعمال کرو۔ اسکے علاوہ

چوتھا طریق

یہ ہے کہ وہ انسان جو اس درجہ کو پہنچے ہوں کہ خدا تعالیٰ انہیں خود دعائیں سکھائے اور بتائے کہ یہ دعا کرو اور یہ نہ کرو۔ وہ دعا کرنے سے پہلے کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ انسان ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور بنی نوع انسان سے زیادہ مقبول ہیں۔ خواہ وہ آپؐ سے پہلے گزرے یا بعد میں آئے یا آئندہ آئیں گے۔ ہر ایک انسان کی نظر میں اس کا استاد یا اس کے خاندان کا بزرگ بڑا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں۔ رنجیت سنگھ کے مرنے پر بڑا واویلا مچا ہوا تھا پاس سے ایک چوہڑا گزر رہا تھا اس نے کسی کو کہا کہ اتنی بڑی کیا آفت آگئی ہے کہ سارا شہر پاگل بنا ہوا ہے۔ کسی نے کہا مہاراجہ رنجیت سنگھ مر گیا ہے یہ سُنکر وہ ایک ٹھنڈی سانس کھینچ کر کہنے لگا باپو جی جیسے مر گئے تو رنجیت سنگھ کون تھا جو نہ مرتا۔ گویا اس کے نزدیک باپو جی اتنی حیثیت رکھتے تھے کہ رنجیت سنگھ جو اپنے وقت کا بادشاہ تھا کچھ حقیقت نہ رکھتا تھا۔ یہ اس کے دل میں وہی جذبہ کام کر رہا تھا جو اپنے بزرگوں کی محبت اور اُلفت کا ہر ایک انسان میں ہوتا ہے۔ مذاہب میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے۔ دیکھو باوجود اسکے کہ حضرت مسیح حضرت موسیٰؑ کے خلفاء میں ایک خلیفہ تھے مگر اس محبت اور اس اُلفت نے جو اپنے استاد یا بزرگ سے ہوتی ہے عیسائیوں کو ایسا مجبور کیا کہ انہوں نے ان کو حضرت موسیٰؑ سے بہت زیادہ بڑھا دیا تو میں نے جو یہ کہا ہے کہ رسول کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے سے پہلے آنے والوں اور اپنے سے بعد آنیوالوں سے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ شان رکھنے والے ہیں ان میں میں نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھی شامل کر لیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے موجودہ درجہ میں ہوں یا اس سے بھی بڑے درجہ میں ہوں پھر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی طفیل ہے اور آپ ہی کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔

میں نے بتایا ہے کہ حقیقی محبت استثنا کرتی ہے یعنی جس سے تعلق ہو اسکو دوسروں سے بڑھا کر دکھاتی ہے مگر ہم کو جس انسان سے اس زمانہ میں نور ملا ہے ہم اسکو بھی مستثنےٰ نہیں کرتے اور علی الاعلان کہتے ہیں کہ سب انسانوں کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اعلیٰ اور ارفع ہے اور آپؐ ایک ایسے مقام پر ہیں کہ گویا سب سے علیحدہ ہو کر ایک اکیلے نظر آجاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ توحید کے ساتھ آپؐ کا نام بھی رکھ دیا۔ ایسے انسان کی نسبت جو درود بھیج کر خدا تعالےٰ سے برکات چاہے خدا کی رحمت جوش میں آکر اس پر فضل کرنا شروع کر دیتی ہے۔ یہ بات احادیث سے ثابت ہے (وقت کی کمی کی وجہ سے میں یہ نہیں بیان کرسکتا کہ جو طریق میں بیان کر رہا ہوں ان کو میں نے کس آیت اور کس حدیث سے استدلال کیا ہے مگر اتنا بتا دیتا ہوں کہ یہ سب باتیں قرآن اور احادیث سے لی گئی ہیں) تو دعا کے قبول ہونے کے ساتھ درود کا بڑا تعلق ہے۔ وہ انسان جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر دعا کرتا ہے اس کی ہر ایک ایسے انسان سے بڑھ کر دعا قبول ہوتی ہے جو بغیر درود شریف کے کرے۔

(باقی)

ہمیں جو عظمت حاصل ہوئی ہے ہمیں چاہئے کہ اس کا پوری طرح تحفظ کریں

ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ اور اپنے مقصد کی صداقت پر ایمان رکھتے ہوئے مسلسل جدوجہد کرتے چلے جائیں

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی ماہانہ نشری تقریر کا مکمل متن

★ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء کو ریڈیو سے جو ماہانہ تقریر نشر فرمائی اس کا مکمل متن درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز ہم وطنو! السلام علیکم۔

پچھلا مہینہ پاکستان کے عوام کے لئے بڑی آزمائش کا مہینہ تھا۔ ایک ریاکار دشمن نے پاکستان کو فتح کرنے کی نیت سے اپنی پوری فوجی طاقت کے ساتھ ہم پر دھاوا بول دیا۔ اسے نہ کسی اصول کی پرواہ تھی۔ نہ کسی قاعدے کا لحاظ! اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ کسی طرح دنیا کو یہ دکھاوے کہ کس طرح اس کی فوجوں نے ایک چھوٹے ہمسایہ ملک پر قبضہ جما لیا۔ یہ منصوبہ بناتے وقت جس چیز کا اسے اندازہ نہ تھا وہ پاکستانی قوم کا مکمل اتحاد اور بے پایاں قوت ارادی تھی جس کی عظمت اور ہیبت کے سامنے اس کی تمام فوجی طاقتیں اور اس کا سارا لاؤ لشکر پٹ کر رہ گیا۔ پاکستانیوں کے عزم و ایمان کے مقابلے میں اس کی بھاری فوجیں تتر بتر ہو گئیں۔ اور انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جہاں جہاں بھی اس نے ہمارے ملک کی مقدس سرزمین کی طرف قدم بڑھایا وہیں اسے کچل کر رکھ دیا گیا۔ ہماری فوجوں نے اس کے ہر حملے کا منہ توڑ جواب دیا۔ اور اسے میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ ابھی تک ہماری سرحدوں کے آس پاس کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے دشمن کے قبضے میں ہیں۔ لیکن اس کے مقابلے میں چھمب۔ کھیم کرن۔ فاضلکا اور راجستھان کے سیکٹروں میں دشمن کے وسیع علاقوں پر ہمارا قبضہ ہے۔ اقوام متحدہ کے ان مبصروں کو جو فائر بندی کی نگرانی کے لئے مختلف محاذوں پر پہنچ چکے ہیں۔ ان علاقوں کے نقشے دے دئے گئے ہیں

بھارتی عوام کو حقائق کا علم نہیں

بدقسمتی سے ہندوستان کے لوگوں کو ابھی تک ان باتوں کا پوری طرح علم نہیں ہے ان کے حکمران انہیں اپنی خیالی فتوحات کی کہانیاں سناتے رہے ہیں یہ حقائق رفتہ رفتہ کھل رہے ہیں اور جلد ہی ان پر یہ حقیقت روشن ہو جائے گی کہ کس طرح ان کے حکمرانوں نے انہیں ایک فریب کے جال میں الجھایا اور پھر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق بغیر کسی وجہ کے انہیں جنگ کی بھٹی میں جھونک دیا۔ ان پر بھی یہ واضح ہو جائے گا کہ اس جارحانہ حملے سے نہ انہیں خود کسی قسم کا فائدہ پہنچا اور نہ ان کی سرکار کو۔ ساری دنیا پر ان کی جارحیت عیاں ہو چکی ہے اور وہ بھاری فوجیں جو بھارتی حکمرانوں نے دوسرے ملکوں کی امداد اور خود اپنے عوام کا پیٹ کاٹ کر بنائی تھیں۔ اس حملے میں ناکارہ ثابت ہو چکی ہیں ہندوستان کی ہوائی فوج مفلوج کر دی گئی ہے ان کے بڑے بڑے ہوائی اڈے تباہ ہو چکے ہیں۔ اسکے بکتر بند دستوں کو بری طرح سے تباہ کیا جا چکا ہے اس کے جواب میں بھارتی فوجیں ہماری اگلی دفاعی صفوں سے پرے کہیں کہیں زمین کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں اور ان شہری علاقوں کے سوا جو ان کی اندھا دھند بمباری کا نشانہ بنے۔ اور کچھ نہیں دکھا سکتیں۔

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے رحم و کرم سے ہمیں دشمن کے حملے کو ناکام بنا دینے کی قوت عطا فرمائی۔ اس کے لئے ساری قوم اللہ کی بارگاہ میں شکرانہ بجا لائی۔

تعریف کے مستحق ہیں پاکستان کے دلیر باشندے جنہوں نے ایک عظیم قوم کے شایان شان عزم اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔ مشرقی پاکستان ہو کہ مغربی پاکستان۔ ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے۔ مردوں عورتوں اور بچوں نے اس جرأت و دلیری کا پورا پورا ثبوت دیا۔ جو ان کے خمیر کا جزو ہے۔ ذاتی اغراض سے بلند ہو کر پوری قوم نے مکمل یکجہتی کے ساتھ دشمن کے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دیا نہ ہمیں دشمن کے حملے کی کوئی اطلاع تھی اور نہ کسی قسم کی تیاری کرنے کا موقع تھا۔ لیکن اس کے باوجود ہم میں سے ہر شخص اپنے فرض منصبی کو پہچانتے ہوئے تیار اور مستعد تھا۔ پوری قوم کا صرف ایک ہی عزم تھا اور وہ یہ کہ دشمن کے حملے کو ناکام بنا دیا جائے۔ راتوں رات مردوں اور عورتوں کی رضاکارانہ تنظیمیں قائم ہو گئیں اور انہوں نے اپنے آپ کو فوجیوں کی فلاح اور دشمن کے حملوں سے زخمی ہونے والوں کی دیکھ بھال کے لئے وقف کر دیا۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے تمام اخباروں نے فرض شناسی اور اعلیٰ کارکردگی کی نمایاں مثال قائم کی۔

عوام نے فرض شناسی کا مظاہرہ کیا

ملک بھر کے طالب علموں نے منظم ہو کر دفاعی دستے بنائے اور ہر اس خدمت کے لئے مستعد ہو گئے۔ جس سے قومی جدوجہد کو تقویت مل سکتی تھی۔ سرکاری ملازموں نے دن رات کام کیا اور سارے ملک کی انتظامیہ نے ایسی ہمت اور اعلیٰ فرض شناسی سے اپنی خدمات انجام دیں جس کی مثال نہیں ملتی۔ کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے کسی خوف اور ہراس کے بغیر پیداوار بڑھانے کی خاطر مسلسل کام کرتے رہے۔ تاجروں نے ایسی اعلیٰ دیانتداری کا ثبوت دیا جو قوم کے لئے باعث رشک ہے انہوں نے عوام کو کسی ضرورت کی کسی چیز کی کمی کا احساس تک نہیں ہونے دیا۔ اور ملک بھر میں چیزوں کی قیمتیں یکساں اور مناسب رہیں تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ تاجروں نے جنگ کے دوران ایسے نظم اور بے لوثی کا ثبوت دیا ہو۔

بمباری کے وقت جب دشمن کے ہوائی حملوں کی وجہ سے لوگوں کو عارضی طور پر اپنے اپنے گھروں سے نکلنا پڑا تو واپسی پر انہوں نے اپنا مال و متاع جوں کا توں پایا۔ کسی نے تنکا تک بھی نہیں ہلایا تھا۔ معمولی جرائم تک بھی ختم ہو گئے۔ یہ ایسی باتیں ہیں جنہیں کبھی جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ پوری قوم نے اس مختصر دور میں اپنے آپ کو صحیح طور پر جان لیا ہے اور اپنی انفرادیت اور اپنے مستقبل کا شعور حاصل کیا ہے۔ اس معرکے میں ہم میں سے ہر شخص کو پوری شدت کے ساتھ اپنی بے پناہ صلاحیتوں کا احساس ہوا اور ہم میں سے ہر ایک میں بے لوث کام کرنے کا عزم پیدا ہوا برسوں کے شکوک و شبہات چھٹ گئے۔ اختلافات اور جھگڑے مٹ گئے اور پوری قوم سیاسی و سماجی امتیازات سے الگ ہو کر متحد اور یکجا ہو گئی۔

ہمارے ادیبوں اور دانشوروں کو اظہار اور تخلیق کی نئی راہیں ملیں اور پوری قوم میں ایک نئے عزم اور ایک نئی بیداری کی لہر دوڑ گئی۔ ہم نے ایثار کا صحیح مفہوم پا لیا۔ ہمارے خون میں رچی ہوئی روایات نے جوش مارا اور اسلامی تاریخ کے کارناموں کو دہرانے کے لئے ایک نیا باب پیدا ہوا۔ اس جذبے کی ایک مثال وہ واقعہ ہے۔ جب ایک شخص جس کے خاندان کے پانچ افراد ایک ہوائی حملہ میں شہید ہو گئے تو پڑوسیوں کو تعزیت کرنے پر اس نے کہا

"میں اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاتا ہوں کہ میرا گھر نشانہ بنا اور ملک کا ایک اہم دفاعی مورچہ محفوظ رہا"

یہ تجربات گہرے اور ہمہ گیر ہیں اسکی عارضی جوش و خروش کا نتیجہ نہیں اور نہ وقتی اور گذر جانے والی باتیں ہیں۔ ان واقعات نے ہمیں زندگی کے ہر میدان کے لئے ایک مستقل طریق عمل بخشا ہے اور یہی دراصل اسلام کا ضابطہ حیات ہے۔ انشاء اللہ اب یہی طریق عمل ہمارے آئندہ طرز عمل کے لئے مشعل راہ بنے گا۔

یہ معجزہ کیسے رونما ہوا؟ صرف اس وجہ سے کہ ہم حق اور انصاف پر تھے۔ ہم اس لئے لڑتے رہے تھے کہ جموں اور کشمیر کے مظلوم لوگوں کو اپنا مستقبل طے کرنے کا جمہوری حق دلوائیں۔ ہم اپنے ملک کے دفاع اور اپنے نظریہ حیات کے تحفظ کی خاطر لڑتے رہے تھے۔

ہندوستان کے صدر اور وزیر اعظم دونوں نے دنیا کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ انہوں نے جنگ ہم پر اس لئے مسلط کی کہ ہمارے ہاں کا طرز زندگی ان کے جمہوری نظام سے مختلف ہے ان کا دعوےٰ ہے کہ ان کا ملک سیکولر یعنی لادینی ہے۔ لیکن اس کے باوجود کوئی ایسا ظلم نہیں جو انہوں نے اپنے ملک کی اقلیتوں پر روا نہ رکھا ہو۔ وہ جمہوریت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ حالانکہ ان کی ساری زندگی ذات پات سے اور فرقہ بندیوں میں جکڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے مغربی آزاد خیالی کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ جس کے نیچے تعصب کا خنجر دبائے پھرتے ہیں۔

پچھلے اٹھارہ سال سے انہوں نے جموں اور کشمیر کے عوام کو حق خود ارادیت سے محروم کر رکھا ہے حالانکہ یہ تمام جمہوریتوں کی بنیاد ہے اور خود ہندوستان نے اقوام متحدہ کے سامنے جموں اور کشمیر کے عوام کو یہ حق دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اس کے باوجود انہیں جمہوریت کا جو دعوےٰ ہے۔ ان کی جمہوریت کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ اس کی باگ ڈور ایک ایسے اقتدار پسند ٹولے کے ہاتھ میں ہے جس کا واحد مقصد ہندوستان میں رام راجیہ کا قیام اور مسلمانوں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر اقلیتوں کی وحدت کو

نیست و نابود کرنا ہے۔

اسلام کا واضح حکم ہے کہ جب دشمن لڑائی سے باز آئے تو تم بھی اپنا ہاتھ روک لو ہم اسی حکم کی تعمیل میں فائر بندی پر راضی ہوئے ہیں۔ لیکن جس وقت ہندوستانی حکمران سلامتی کونسل کی قرارداد کو غیر مشروط طور پر ماننے کا دعویٰ کر رہے تھے۔ ٹھیک اسی وقت انہوں نے فائر بندی کو مزید پندرہ گھنٹوں کے لئے ملتوی کر دینے کی مہلت مانگی اور بہانہ یہ کیا کہ انہیں اپنی فوجوں کو اس حکم کی اطلاع دینا ہے۔ یہی وہ پندرہ گھنٹے تھے جن سے فائدہ اٹھا کر ہندوستان کے جنگی ناخداؤں نے مکاری سے ہر محاذ پر ایک اور شدید حملہ کر دیا۔ اس وقت ہماری فوجیں انتہائی ضبط سے کام لے رہی تھیں۔ انہوں نے ہماری سرزمین پر چند قدم اور بڑھ آنے کی ہوس میں اپنی فوجوں کی بڑی تعداد کو اندھا دھند موت کے مونہہ میں دھکیل دیا۔ ان کا یہ حملہ بھی اسی طرح ناکام بنا دیا گیا جس طرح ان کے پہلے حملے ناکام کر دیئے گئے تھے۔

ہماری فوج دشمن کو مونہہ توڑ جواب دے گی

فائر بندی کے بعد بھی وہ مسلسل خلاف ورزیاں اور اشتعال انگیزیاں اس غرض سے کر رہے ہیں کہ شاید وہ اس طرح اقوام متحدہ کو الجھانے اور اس کے مبصروں کو دھوکا دینے میں کامیاب ہو جائیں۔ ہم نے اب تک انتہائی ضبط اور تحمل سے کام لیا ہے۔ لیکن ہندوستانی حکمرانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری جانباز فوجیں اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں اور وہ دشمن کی ہر پیش قدمی کا مونہہ توڑ جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے سپاہی مستعد ہوشیار اور مستعد ہیں کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارا دشمن کس قماش کا ہے۔

میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور پھر کہنا چاہتا ہوں کہ ہم ہندوستان کے ساتھ پر امن رہنا چاہتے ہیں اور ویسے ہی خوشگوار تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں جیسے ہمارے دوسرے ہمسایہ ملکوں کے ساتھ ہیں لیکن یہ تعلقات باہمی عزت اور مساوات کی بنیاد پر ہی رکھے جا سکتے ہیں اور اسی پر دونوں ملکوں کے عوام کی خوشحالی اور مستقبل کا دارومدار ہے۔ ہندوستان کو چاہیئے کہ حقائق کا سامنا کرتے ہوئے کشمیر کے مسئلے کو باعزت حل قبول کر لے کیونکہ اس کے بغیر امن اور صلح ناممکن ہے۔

پاکستانی افواج مورچوں میں ڈٹی رہیں گی

ہم جانتے ہیں کہ جب تک دونوں ملکوں کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابل کھڑی رہیں گی، جذبات کے بھڑک جانے اور اشتعال پیدا ہونے کے امکانات موجود ہیں لیکن فوجوں کی واپسی ایک ہی صورت میں ممکن ہے اور وہ یہ کہ اس بات کو قطعی طور پر تسلیم کر لیا جائے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بنیادی جھگڑا کشمیر کا مسئلہ ہے اور اس مسئلے کے منصفانہ اور مستقل حل کے لئے مؤثر اقدامات ضروری ہیں۔

ہمارے عوام جس شدت کے ساتھ عمل کر سکتے ہیں اتنے ہی ضبط کرنے پر بھی قادر ہیں لیکن ضبط یک طرفہ نہیں ہو سکتا۔ اس کا اظہار دوسری طرف سے بھی پوری طرح اور کھل کر ہونا چاہیئے۔ فائر بندی کی خلاف ورزیاں کرنے سے ہندوستانی حکمران باقاعدہ جنگ بندی کو تقویت نہیں پہنچا رہے ہیں بلکہ اس آگ کو بھڑکا رہے ہیں۔ فوجوں کی واپسی کسی مناسب پروگرام کے ماتحت ہونی چاہیئے جس کی باقاعدہ نگرانی کی جا سکے اور اس کے ساتھ ہی کشمیر کے مسئلے کو حل کرنے کا مؤثر اور بامعنی طریقہ عمل میں آنا چاہیئے۔ کیونکہ یہی موجودہ جھگڑے کا اصل سبب ہے اسی نقطۂ نظر سے اقوام متحدہ میں گفت و شنید جاری ہے اور سلامتی کونسل میں بڑی طاقتوں نے اپنے اثر و رسوخ کو کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں صرف کر دینے کا عہد کر رکھا ہے

پاکستان کی بہادر فوجوں کو میں ایک بار پھر مبارکباد دیتا ہوں ہمارے بری بحری اور فضائیہ کے جانبازوں نے سرفروشانہ جذبے سے وطن کی عزت و ناموس کا تحفظ کیا ہے افسروں نے جوانوں کے دوش بدوش میدان میں لڑتے ہوئے اور خود اپنی جانوں کی بازی لگا کر ان کے حوصلے بڑھائے ہیں پوری قوم کو ان پر ناز ہے اور ساری دنیا ان کی دلیری شجاعت اور مہارت کی تعریف کر رہی ہے۔

عوام نے میری اپیل پر بڑی فراخدلی سے قومی دفاعی فنڈ میں چندے دیئے ہیں ملک اور بیرون ملک سے پاکستانیوں اور ان لوگوں کی طرف سے بھی جو ہمارے نقطۂ نظر کی حمایت کرتے ہیں عطیات موصول ہوئے ہیں ہمیں قومی دفاع کو مستحکم کرنے کیلئے اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی ہمیں اپنی پیداوار بڑھانے کے لئے ایک مضبوط معاشی بنیاد قائم کرنے کے لئے اور اپنے ملک کے استحکام کے لئے دن رات محنت کرنی چاہیئے کسی بھی بیرونی حملے کو پسپا کرنے کے یہی ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔ دفاعی فنڈ میں دی ہوئی چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی بہتر سے بہتر طریق پر صرف ہو رہی ہے۔

ہماری اولین ذمہ داری ان شہریوں کو نئے سرے سے آباد کرنا ہے جو بھارتی جارحیت کا شکار ہو چکے ہیں اور ان غریب مسلمانوں کی امداد کرنا ہے جنہیں بھارت اور جموں و کشمیر کے ان علاقوں سے نکالا جا رہا ہے جن پر اب تک بھارت کا غاصبانہ قبضہ ہے ساتھ ہی ساتھ ہمیں ان فوجیوں کے خاندانوں کی امداد کا مناسب انتظام بھی کرنا ہے جو وطن کی خاطر شہید ہوئے اور جن کی ولولہ انگیز یاد ہمارے لئے ہمیشہ باعث فخر رہے گی۔

قوت اور اتحاد کا راز پاک پاکستان قوم سربلند و سرفراز ہے ہمیں چاہیئے کہ جو عظمت ہمیں حاصل ہوئی ہے اس کا پوری طرح تحفظ کریں اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ اور اپنے مقصد کی صداقت پر ایمان رکھتے ہوئے اپنے عوام کی ترقی و خوشحالی کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے پی ڈبلیو آر شیڈول آف ریٹس پر مبنی پرسنٹیج ریٹ ٹنڈرز ۹ر اکتوبر ۱۹۶۵ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک مطلوب ہیں:-

کام	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	میعاد
سیکشن آف ڈویژنل انجینئر ۳ لاہور			
اسسٹنٹ انجینئر ۱ لاہور کے حلقہ میں	روپے	روپے	
۱۔ لے آئی او ڈبلیو قصور کے سیکشن میں زون نمبر ۱ کے کام برائے سنہ ۶۶-۱۹۶۵ء	۱۵۰،۰۰۰/-	۳۰۰/-	۳۰ر جون ۱۹۶۶ء تک
۲۔ سب ڈویژن نمبر ۱ لاہور میں اے آئی او ڈبلیو قصور کے تحت سپلائی زون نمبر ۲ کے لئے ریلوے کے نمونہ کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی فراہمی (برائے ۶۶-۱۹۶۵ء)	تخمیناً تعداد ۵ لاکھ اینٹیں	۹۰۰/-	″
۳۔ ڈویژنل انجینئر ۳ لاہور کے سیکشن میں ½ تا ¾ شنگل یا ¾ تا ½ کے ٹوٹے ہوئے پتھروں کی فراہمی برائے سال ۶۶-۱۹۶۵ء	۵۰ ہزار مکعب فٹ	۸۰۰/-	″
۴۔ ڈویژنل انجینئر ۳ لاہور کے سیکشن میں ۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے ریت کی فراہمی۔	۳۰ ہزار مکعب فٹ	۲۰۰/-	″
۵۔ ڈویژنل انجینئر ۳ لاہور کے سیکشن میں ۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے ۲″ بدرپور کی فراہمی	ایک لاکھ مکعب فٹ	۱۰۰/-	″

جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہیں انہیں اجرائے ٹنڈر کے لئے ۹ر اکتوبر ۱۹۶۵ء سے پہلے اپنے تعارفی کاغذات پیش کرنا ہوں گے۔

مکمل شرائط و کوائف ڈویژنل آفس کے ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے بلا معاوضہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

سامان بلا اجرت مقررہ اسٹیشن تک لے جانا ہوگا۔ سامان لے جانے کے لئے ٹھیکیدار کو بلا اجرت فریٹ چارجز کے بدلے میں ریلوے میٹریل کنسائنمنٹ نوٹ جاری کیا جائے گا۔

(ریاض محمود) پی آر ایس۔
برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور

(اا ۱۱) 2383

پاکستانی فوجوں نے چھمب کے شمال میں بھارت کے جارحانہ حملوں کو بالکل ناکام بنا دیا

انہوں نے دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچا کر اپنی پوزیشن اور مستحکم کر لی،

راولپنڈی ۴ر اکتوبر۔ بھارت نے گزشتہ جمعرات کو چھمب کے شمال میں پاکستانی چوکیوں پر جن جارحانہ حملوں کا دوبارہ آغاز کیا تھا۔ پاکستانی فوجوں نے انہیں بالکل ناکام بنا دیا ہے۔ انھوں نے دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچا کر اپنی پوزیشن اور مستحکم کر لی ہے اپنے حملوں کے ناکام ہونے اور بھاری جانی نقصان اٹھانے کے باوجود بھارتی فوجوں نے کل تیسرے پہر پاکستانی مورچوں پر توپوں سے بھر گولے برسانے شروع کر دیئے لیکن پاکستانی فوجوں نے اس کے جواب میں گولہ باری کر کے بھارتی توپوں کو خاموش کرا دیا۔ پاکستانی فوجیں مستعدی سے اپنے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں۔ اور دشمن کے ہر حملہ کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

مصر کی عدالت نے بھارتی دعویٰ مسترد کر دیا،

پاکستانی جہاز کو سفر جاری رکھنے کی اجازت دے دی گئی

پورٹ سعید ۴ر اکتوبر۔ سویز کی ایک عدالت نے کل یہاں قاہرہ میں بھارتی سفارت خانہ کا یہ دعویٰ مسترد کر دیا کہ پاکستان کے ایک بحری جہاز "گارڈن آف کراچی" میں بھارت کا جو مال لدا ہوا ہے اسے سویز میں اتار کر کسی دوسرے جہاز میں لاد دیا جائے۔ یاد رہے کہ اس پاکستانی جہاز کو عدالت کے فیصلہ تک سویز میں روک لیا گیا تھا۔ اب عدالت نے فیصلہ دیا کہ یہ جہاز سفر جاری رکھ سکتا ہے بھارتی سفارت خانہ اس امر کا ثبوت نہیں دے سکا کہ جہاز میں بھارت کا مال لدا ہوا ہے۔

نئی دہلی ریڈیو نے دعوےٰ کیا تھا۔ کہ اس پاکستانی جہاز میں بھارت سرکار اور بھارتی کمپنیوں کا علی الترتیب ایک کروڑ ۳۵ لاکھ اور دو کروڑ روپے کا سامان لدا ہوا ہے اور اس میں استنبول سے پندرہ سو ٹن گولہ بارود اور اسلحہ کراچی جا رہا ہے۔

بھارتی وزیر اعظم کی دھمکی

نئی دہلی ۴ر اکتوبر۔ بھارتی وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے دھمکی دی ہے کہ اگر بھارت کی شرطوں پر پاکستان قیام امن کے لئے تیار نہ ہوئیں تو پھر بھارت کو اپنا رویہ بدلنا ہو گا اور اپنی پالیسیوں کو نئے سرے سے ڈھالنا ہو گا

مسٹر بھٹو نے اپنے دورۂ نیویارک کی رپورٹ

صدر ایوب کو پیش کر دی

راولپنڈی ۴ر اکتوبر۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ پاکستان نے کل رات اپنے دورۂ نیویارک کی رپورٹ صدر ایوب کو پیش کر دی۔ مسٹر بھٹو سلامتی کونسل میں پاکستان کا کیس پیش کرنے کے بعد کراچی کے راستے کل شام راولپنڈی واپس آئے تھے جہاں ہوائی اڈے پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ مسٹر بھٹو نے اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا۔ ہو سکتا ہے مجھے عنقریب پھر نیویارک جانا پڑے لیکن اس کا انحصار اس گفت و شنید پر ہو گا جو میرے اور صدر ایوب کے درمیان ہو گی۔

مغربی ممالک پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں

مسز وجے لکشمی

پیرس ۴ر اکتوبر۔ مسز وجے لکشمی پنڈت نے کل یہاں صدر ڈیگال سے ملاقات کرنے کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا عام طور پر مغربی ممالک پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا حق خود اختیاری کا اطلاق کشمیر پر نہیں ہو سکتا کیونکہ مذہب کی بنیاد پر کسی ملک کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا

بھارت میں پاکستان کے جنگی قیدیوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک

بعض پاکستانی سپاہیوں کو بربریت کا نشانہ بنا کر بے دردی سے شہید کر دیا گیا

راولپنڈی ۴ر اکتوبر۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان نے پاکستانی فوج کے بعض جنگی قیدیوں کو معاہدہ جنیوا کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بربریت کا نشانہ بنایا ہے اور انہیں بڑی بے دردی سے شہید کیا ہے۔ ہماری فوجوں نے فاضلکا کے جس علاقہ پر دوبارہ قبضہ کیا ہے وہاں سے پاکستانی سپاہیوں کی بعض لاشیں ملی ہیں۔ ان کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور ان کے پیٹ ایک سرے سے دوسرے سرے تک چاک کر دیئے گئے تھے۔ ان سپاہیوں کو قیدی بنا لیا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب بھارتی فوج نے ان سپاہیوں سے ایسی معلومات حاصل کرنا چاہیں جو معاہدہ جنیوا کی رو سے جنگی قیدیوں سے حاصل نہیں کی جا سکتیں تو انھوں نے یہ معلومات فراہم کرنے سے انکار کر دیا اس پر انہیں بربریت کا نشانہ بنا کر نہایت وحشیانہ طریق پر شہید کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت میں پاکستان کے دوسرے جنگی قیدیوں پر بھی ان نئے سوز مظالم توڑے جا رہے ہیں۔

کل وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے پاکستان کے جنگی قیدیوں کے ساتھ بھارت کے ناروا سلوک پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جنگی قیدیوں کے ساتھ بھارت کا ایسا وحشیانہ برتاؤ معاہدہ جنیوا کی سنگین خلاف ورزی ہے پاکستان اس معاہدہ کی پوری طرح پابندی کر رہا ہے۔ ترجمان نے مزید کہا یہ نہیں بھولنا چاہیئے بھارت کے پاس پاکستان کے جو جنگی قیدی ہیں ان سے کہیں زیادہ تعداد میں بھارتی افسر اور جوان پاکستان کی قید میں ہیں۔ ان کا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے۔

بھارتی فوج نے سرحد سے ملحق ایک گاؤں کو نذر آتش کر دیا

راولپنڈی ۴ر اکتوبر۔ ہندوستانی فوج نے سرحد سے ملحق ایک گاؤں گیونڈ کو نذر آتش کر دیا ہے۔ یہ گاؤں بدیانا سے چند میل دور شمال مشرق میں ہے۔ ۶ ستمبر سے جبکہ آج کل بھارتی فوج نے اس پر قبضہ کر رکھا ہے۔

صدر سوکارنو خیریت سے ہیں اور بدستور صدر کے فرائض انجام دے رہے ہیں

جکارتہ ریڈیو پر انڈونیشی قوم سے صدر سوکارنو کا خطاب

جکارتہ ۴ر اکتوبر۔ کل صدر سوکارنو نے جکارتہ ریڈیو سے انڈونیشی قوم کے نام ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا میں خیریت سے ہوں اور حسب معمول صدر کے فرائض انجام دے رہا ہوں۔ میں اب بھی انڈونیشی قوم، حکومت اور انقلاب کا سربراہ ہوں۔ میں نے کل فوج کے جرنیل اور نائب وزیر اعظم دوم کو مشورہ کے لئے بلایا تھا۔ میں نے عارضی طور پر میجر جنرل سوہارتو کو فوج کی کمان سونپ دی ہے تاکہ وہ امن و امان بحال کریں۔ صدر سوکارنو نے عوام سے کہا وہ پر امن رہیں نیز وزراء سے کہا کہ وہ معمول کے مطابق اپنے فرائض انجام دیتے رہیں۔

دریں اثناء جکارتہ میں حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ تاہم احتیاطاً ابھی ہنگامی حالات کا اعلان اور رات کے وقت کرفیو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے انڈونیشی فوج کی اعلیٰ کمان نے اعلان کیا ہے کہ تمام افواج نے صدر سوکارنو کو پوری پوری حمایت اور اطاعت کا یقین دلایا ہے چنانچہ تمام افواج صدر کے احکام کی پوری پوری تعمیل کر رہی ہیں۔

جکارتہ کا ہوائی اڈہ بدستور کام کر رہا ہے۔ کل ایک ولندیزی جہاز چالیس مسافروں کو لے کر اڈہ پر اترا وہ معمول کے مطابق مسافروں کو لے کر آیا تھا اور پھر معمول کے مطابق ہی اپنی واپسی کی پرواز پر روانہ ہو گیا۔